سوال

میرے خاوند کا بھائی ہر وقت ہمارے گھر میں ہی رہتا ہے یا پھر خاوند سے ٹیلی فون پر بات چیت کرتا یا اسے اپنے ساتھ گھر سے باہر لے جاتا ہے، میرے خاوند کے بغیر وہ کچھ بھی نہیں کرسکتا، اور یہ معاملہ یہاں تک پہنچ چکا ہے کہ میں اب اسے دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتی، اور مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وہ میرے خاوند کو میری اور اولاد کی ذمہ داری سے دور ہٹا رہا ہے۔ ہم اپنی اولاد کے ساتھ اچھی بھلی زندگی بسر کر رہے ہیں اور میں یہ چاہتی ہوں کہ اپنی اولاد کے لیے جو چاہوں کروں، لیکن مجھے اسی طرح یہ بھی پسند ہے کہ میرا خاوند ہمارے ساتھ ہو، لیکن اس کا بھائی ہمارے لیے اس کی فرصت ہی نہیں دیتا، اور جب ہم کہیں جائیں تو وہ ٹیلی فون پر اسے تلاش کرلیتا ہے۔ اسی وجہ سے میرے اور خاوند کے مابین جھگڑا بھی ہو چکا ہے اس کے خیال میں میرے لیے کسی بھی کام میں نہ کرنا آسان ہے کیونکہ میں اسے معاف کردیتی اور کچھ نہیں کہوں گی لیکن وہ اپنے بھائی کے سامنے انکار نہیں کرسکتا کیونکہ اس کی بنا پر وہ اس سے ایک طویل عرصہ تک ناراض ہو جائے گا۔ خاوند کے لیے واجب اور ضروری تو یہ ہے کہ اگر وہ یہ چاہتا ہے کہ ہماری ازدواجی زندگی اچھی رہے تو وہ ہمارے ساتھ زیادہ تعلقات رکھے نہ کہ اپنے بھائی کے ساتھ، ایک مسلمان عورت ہونے کے ناطے کیا میں اس سے اپنے حقوق سے بھی زیادہ کا مطالبہ کر رہی ہوں؟ یا کہ اسے اپنے بھائی کی سوچ ہم سے بھی پہلے آنی چاہیے؟

جواب

ہر قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

الحمد للہ

اول:

خاوند کو علم ہونا ضروری ہے کہ اللہ تعالی نے اس پر اس کی اولاد کی تعلیم و تربیت اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا واجب کیا ہے، اور اس پر یہ بھی واجب کیا ہے کہ وہ اپنی بیوی سے حسن معاشرت اختیار کرتا ہوا اس کے ساتھ اچھے طریقے سے بود و باش رکھے، ان سب مسائل میں کسی بھی قسم کی کمی کوتاہی پر اللہ تعالی روز قیامت اس سے باز پرس کرے گا۔

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس پر سخت قسم کے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ تعالی کے کسی بھی حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جائے التحریم (6)۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

اور ان عورتوں کے ساتھ اچھے اور احسن انداز میں بود و باش اختیار کرو النساء (19)۔

دوم:

خاوند پر ضروری ہے کہ وہ ایسی کسی بھی چیز کو اپنی زندگی میں داخل نہ ہونے دے جو اس کے اور اہل و عیال کی ضروریات میں دخل انداز ثابت ہو مثلا کوئی ایسا مسلسل عمل یا کوئی ایسی دوستی جو اس کا وقت ضائع کرے یا پھر کوئی قریبی رشتہ دار جو اس کا وقت بھی لے اور اس کے گھریلو معاملات میں بھی دخل اندازی کرے۔

مسلمان اس دور میں تو اتنا وقت بھی نہیں نکال سکتا کہ وہ اللہ تعالی کے واجب کردہ اعمال کو ہی بجالائے ، تو پھر اس پر یہ کس طرح آسان ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے اس وقت کو جوان واجبات کی ادائیگی کے لیے تھا کسی دوسرے کے ساتھ بلاحساب ہی ضائع کرتا پھرے ؟

سوم :

بیوی کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے خاوند اور اس کے گھر والوں میں تفریق نہ ڈالے ، اور یہ بھی اس کے لائق نہیں کہ وہ ان کے بار بار آنے یا پھر خاوند سے ملنے کے لیے آنے پر جھگڑا کھڑا کردے ، لیکن اگر خاوند کے واجبات پر یہ اثر انداز ہو تو پھر ہوسکتا ہے ۔

اور والد کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی اولاد پر کسی کو بھی ترجیح نہ دے نہ تو اپنے بھائی اور نہ ہی اور کسی قریبی کو ، تو اس لیے خاندانی تعلقات میں خاوند اور اس کے بھائی اور نہ ہی اولاد اور ان کے چچاؤں کے درمیان ایک خلا پیدا کرنا صحیح نہیں ، اس لیے کہ لوگوں کے ساتھ ان کے تعلقات اور رحم و نرمی پر بہت ہی زیادہ اثر پڑے گا ۔

چہارم :

ہم فاضلہ بہن کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ نرم رویہ رکھے ، اور بھائی کے ساتھ تعلقات کے معاملہ میں اس کے سامنے جھگڑا نہ کرے ، اور اپنی اولاد کے ذھنوں میں بھی اس کے بارہ میں بغض اور ناپسندیدگی پیدا نہ کرے ۔

اور جب خاوند میں کوئی نقص دیکھیں کہ وہ شرعی واجبات میں کمی و کوتاہی سے کام لے رہا ہے تو اسے اچھے اور احسن انداز میں سمجھائے اور اس کا انکار کرے اور اس میں کسی بھی قسم کی شدت اور سختی نہیں ہونی چاہیے ، اور اگر ضرورت پیش آئے تو اس میں بھی اشاروں کنایوں سے بات کریں نا کہ بالکل ہی صراحت کے ساتھ ۔

ہم نے ان حالات میں دیکھا ہے کہ جو ایسے حالات سے دوچار ہوتے ہیں ، کہ خاوند کے گھر والے اور وہ خود کسی ضرورت کی بنا پر ایک ہی گھر میں رہتے ہیں ، تو اس بنا پر ہم کہیں گے کہ جب خاوند اپنی بیوی سے اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھے اور بہتر تعلقات دیکھتا ہے تو وہ اپنی بیوی سے بھی اچھے اور احسن معاملات کرے گا ۔

واللہ اعلم

الاسلام سوال وجواب

20607